

”جامع اموی دمشق“

۱۰۱

(مولانا محمد ظفر الدین صاحب اساتذہ دارالعلوم مدینہ منورہ)

”تاریخ مساجد“ سے یہ ایک دوسری مسجد کے حالات پر ناظرین میں، مقصد ہے کہ اہل علم غامیوں سے آگاہ فرمائیں اور جو معلومات فراہم ہونے سے روکنے میں ان کی طرف راہ نمائی کریں، آج پھر اہل علم سے درخواست ہے کہ ہندو پاکستان کی تاریخی اور قابل ذکر مسجدوں کا حال مزاحم کرنے میں حیرت کا باعث بنائیں۔

ظفر

دمشق کو اپنی دلچسپی اور خوبصورتی میں خاص شہرت حاصل ہے، سیاح جب وہاں پہنچتا ہے تو بے ساختہ اس کی زبان پر اس کے لئے ”پہشت دنیا“ کا لفظ آجاتا ہے غیر ملکی انسان وہاں کے بازاروں اور گھروں کی دلکش آرائش دیکھ کر متحیر ہ جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سیکڑوں سال پہلے سے دمشق کو ”جنت ارض“ کا خطاب مل چکا ہے۔

اس شہر کی طرف صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کو توجہ ہوئی ۱۱ھ میں غوطہ خنجر کرنے ہوئے دمشق میں مسلمانوں کا داخلہ ہوا اور ایک لمبے محاصرہ کے بعد جب ۱۲ھ میں فتح ہو گیا اس سے پہلے وہاں نصاریٰ کا تسلط تھا،

دمشق میں مسلمانوں کے داخلہ کے بعد سیکڑوں مسجدیں وجود میں آئیں لیکن ان تمام مساجد میں جامع اموی کو سب سے زیادہ عزت و شہرت حاصل ہے، جہاں یہ مسجد قائم ہے اس حصہ کو عرصہ سے منعبد ہونے کا فخر حاصل ہے، پہلے یہاں بت پرستوں کا مندر تھا۔ عیسائیوں کو جب حکومت حاصل ہوئی تو ان کا گر جا بنا اور آخر میں جب اسلام کی نورانی کرنیں دنیا میں پھیلیں اور

لہ نوح البلدان

پھر دمشق میں بھی اس کو مقبولیت حاصل ہوئی تو یہ حصہ مسجد میں تبدیل ہو گیا۔

یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ دمشق کا نصف حصہ صلح سے اور نصف جنگ سے فتح ہوا، ایک طرف سے سیف اللہ حضرت خالد بن الولیدؓ تلوار لے کر داخل ہوئے اور دوسری طرف سے امین الامۃ حضرت عبیدہ بن الجراحؓ مصالحت سے بڑھے اور دونوں بزرگوں نے کینسہ کے پاس آ کر ایک دوسرے سے ملاقات کی گرجا کا جو حصہ حضرت خالد بن الولیدؓ کو فتح میں پڑا وہ مسجد بنا لیا گیا اور جو حصہ حضرت عبیدہ بن الجراحؓ کی طرف صلح میں پڑا وہ علی حالہ گرجا بنی رہا، دوسرے لفظوں میں یوں کہئے، اس کینسہ کا پورے حصہ مسجد بنا، اور بچھی حصہ گرجا کا رہا، یہاں خلافت بنی امیہ کا جب دور آیا تو اس مسجد کو وسعت دینے کی رائے ہوئی، اول اول حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی، مگر نصاریٰ نے اپنے حصہ کے دینے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے آپ کو غمخوشی اختیار کرنی پڑی اور اس وقت یہ کام انجام نہ پاسکا ان کے کچھ عرصہ بعد جب عبدالملک بن مروان کا عہد خلافت آیا، تو ایک مرتبہ پھر انھوں نے اس مسئلہ کو اٹھایا اور کافی دولت خرچ کی اور ہر ممکن طریقہ سے نصاریٰ کو راضی کرنے کی جدوجہد کی، مگر ابھی وقت نہ آیا تھا، وہ راضی نہ ہوئے تھے۔

ان کے بعد ان کا بیٹا ولید بن عبدالملک خلیفہ ہوا، ولید نے اپنے عہد حکومت میں وہ کام انجام دینا چاہا جو ان کے پہلے بزرگ نہ کر سکے تھے جامع دمشق کی توسیع کے لئے عیسائیوں کی رضامندی ضروری تھی کیونکہ مسجد کے نقل کی زمین کے مالک وہی تھے اس لئے ولید نے اس سلسلہ میں کافی دولت صرف کی اور ان کی منہ مانگی مراد دینے کو تیار تھے، پھر بھی یہ عیسائی راضی نہ ہوئے اب انھوں نے دباؤ سے کام لے کر راضی کرنا چاہا، تو ان کی طرف سے یہ بات مشہور کی گئی کہ جو اس گرجا کو دھمانے کے لئے جائیگا وہ پاگل بن جائے گا اس پر وہ گنڈھے سے عوام متاثر ہوئے بغیر نہ رہے، ولید نے جب یہ رنگ دیکھا، تو اس کام کے لئے سب سے پہلے خود تیار ہوئے،

لہ تدن عرب ۱۹۵۹ء لکھ فتوح البلدان باب فتح مدینہ دمشق وارصہا تاہ ایضاً۔

بھاڑا اٹھا، دیوار پر چڑھ گئے، اور یہ کہہ کر ڈھانا شروع کر دیا، کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہلا پاگل میں
 بنتا ہوں خلیفہ وقت کا کسی کام کو شروع کرنا، اس کے انجام کی علامت ہے دوسرے لوگ بھی اس
 کام میں شریک ہوتے، اور جنوں کا بروہنگنڈا غلط ثابت ہوا، مختصر یہ کہ عیسائیوں کو خلیفہ کے حق میں رضی ہو گیا
 پھر کیا تھا ولید بن عبد الملک نے اپنے باہگزار شاہ روم کو حکم دیا، کہ مہار اور انجنیر اس کام کے
 لئے بھیجے جائیں، چنانچہ خلیفہ کا حکم پاتے ہی وہاں سے مختلف ملکوں کے بارہ ہزار معمار اور انجنیر بھیج گئے
 اور ششہ میں کام باضابطہ شروع کر دیا گیا، اس کا اخیر کے لئے شاہی خزانہ کا منہ کھول دیا گیا، ہتھی ہتھیوں
 جو اہرات اور سونے کا ڈھیر لگ گیا، اور پوری مستعدی سے کام ہونے لگا۔ جامع دمشق کی عمارت
 میں مسلسل آٹھ برس تک کام لگا رہا، تب جا کر یہ عمارت تکمیل کو پہنچی، اس کی تعمیر پر پانچ کروڑ روپے
 سے زیادہ خرچ ہوئے، مولانا عاشق الہی صاحب میرٹھی اپنے سفر نامہ میں لکھتے ہیں۔

”اسلامی مورخ ابن العسلی اسدی نے لکھا ہے کہ اس جامع اموی کی تعمیر میں سو صدق صرف ہوئے ہیں

ہر صدی میں دو لاکھ اٹھائیس ہزار دینار تھے کل رقم بسکہ انگریزی پانچ کروڑ روپے سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔“

ولید بن عبد الملک کے حوصلہ اور اس کے شوق تعمیر کو دیکھتے ہوئے، یہ رقم کچھ زیادہ نہیں ہے

انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں جو کام بھی انجام دیا، بڑے حوصلہ سے انجام دیا۔

جامع دمشق کی عمارت اپنے زمانہ میں بے نظیر تھی، اس کی دیواروں میں سونے، قیمتی پتھر

اور جواہرات کے جواڑ اور ان کی کچی کاری تھی، اس جامع اموی کی چھت سنہری تختیوں کی تھی، اس

میں پھر سوطلائی چراغ روزانہ روشن ہوتے تھے، جن کی زنجیریں بھی سونے ہی کی تختیں بنا کر بڑھنے

کے مصلوں میں قیمتی پتھر بڑے تھے، رنگین مشیشوں کے چوہتر دم (۷) آفتاب نما جھاڑا ویزاں

تھے، اور ان کے پائے مرصع اور رخام کے تھے، مجموعی طور پر جامع دمشق اپنے حسن و جمال میں

یکٹائے روزگار تھی، دور سے جب کوئی ساربان اپنے اونٹوں کو دوڑاتا ہوا دمشق کی طرف چلتا تھا

لے سفر نامہ بلاد اسلامہ ص ۲۱۲ کہ زیارۃ الشام والقدس ص ۷۷ علامہ ابن کثیر نے اخراجات ایک کروڑ بارہ لاکھ دیا

لکھا ہے (تاریخ ملت بحوالہ البدایہ والنہایہ ص ۱۴۲ ج ۹)

توریکستان سے پہلی نظر اس کی جامع و مشرق پر پڑتی تھی، اور جو جم اشتیاق میں اسکے بہترین گنبد اور نازک
میناروں کو نکھارتا تھا، اس مسجد کے گنبد اور اسکے مینار اتنے پاکیزہ اور بلور تھے کہ مدتوں اور اونچے اونچے
محلوں کے چھپائے بھی چھپے نہیں تھے!

جامع اموی کا فرش اس قدر جاذبِ نظر اور خوش منظر تھا کہ دیکھنے والا دیکھتا ہی رہتا تھا اس کے عوض اُو
نار سے حوروں نماں کا لطف دیتے تھے، جبکہ کناروں پر مختلف ملکوں کے نازنین اور عراتی تاجر پہلو پہلو بیٹھے
دُشکر تے نظر آتے تھے، مسجد کی وسیع عمارت میں ایک امام کے چھپے ہزاروں مسلمان صاف ستھرے
ہوتے تھے، جبکہ لباس مختلف رنگ و روپ الگ الگ، اور جو مختلف آب و ہوا اور ممالک کے باشندے
ہوتے تھے، اگر کہاں ہر در بدر اور مرتبہ کے لوگ شان سے شان ملائے ایک ہی مصلے پر کھڑے اور ایک
ہی امام کے اشارے پر سر بسجود دکھائی دیتے تھے، امیر اور فقیر، بادشاہ اور درویش، آقا اور غلام کی کوئی
تسبیح نہ ہوتی تھی، اس مسجد کی دیواریں قد آدم تک تھیں پتھروں کی تھیں، اس سے اوپر سونے کے
پتھر لگے تھے، جس پر جواہرات سے گلکاری کی گئی تھی، جو اپنی آپ مثال تھی پھر اوپر دیواروں میں یہ کیا
گیا تھا کہ مختلف رنگوں کے جواہرات سے ان پر دنیا کے تمام مشہور فہموں کے نقشے بنائے گئے تھے،
محراب پر کعبۃ اللہ کا نقشہ تھا، محراب البصاہر میں جسکا ذکر آگے آ رہا ہے، کہا جاتا ہے ایک بیش بہا
جوہر تھا، جو پوری مسجد کو چراغوں کے ٹل ہونے کے بعد تہا روشن رکھتا تھا (تاریخ ملت ص ۳۳۳)

جامع دمشق میں سو ہاتھ طول اور دو سو ہاتھ عرض میں پھیلا ہے، علاوہ ازیں سو ہاتھ کا صحن ہے
جس میں محدث، فقیر، مفسر اور دوسرے علماء کا اجتماع رہتا ہے، جو بڑا دیدہ زیب ہوتا ہے،

ولید بن عبدالملک کے کچھ ہی عرصہ بعد جب خلافت بنو امیہ کے نامور اور قابل صلہ حرام خلیفہ
عمر بن عبدالعزیزؒ کا زمانہ آیا تو عیسائیوں کے اس مقبوضہ حصہ کو انھوں نے واپس کرنا چاہا، جسے ولید نے
مسجد میں شامل کر لیا تھا، اور جو ان سے پہلے مسلمانوں کے تصرف میں نہ تھا، مسلمانوں نے اس کے خلاف
آواز اٹھائی، اور انھوں نے یہ مطالبہ پیش کر دیا، کہ غوطہ کے وہ تمام کیسے ہیں واپس دیدئے جائیں جو

۱۶۵ درملہ ابن بطوطہ ص ۶۳ و اخبار الاندلس ص ۳۴۴ ۲۷ درملہ ابن بطوطہ ص ۶۳

مسلمانوں نے لڑکر فتح کیا تھا، یہ آواز جب نیسائیوں کو پہنچی تو انہوں نے اپنے اس حصہ سے باز دعویٰ لکھدیا جو جامع دمشق میں شامل کیا گیا تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے بعض لوگوں کے بیان کے مطابق نصابی کو نہایت مقول رقم بھی دی، اور اس طرح جب وہ خوش ہو گئے اور برضا و رغبت یہ حصہ مسجد کو دیدیا، تو کہیں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اطمینان ہوا۔

صاحب "تمدن عرب" کے بیان کے مطابق ولید بن عبدالملک کی تعمیر کردہ مسجد ۶۶۹ء مطابق ۲۶۱ھ

میں جل گئی اور پھر دوبارہ تعمیر ہوئی، چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ یہ بعد والی مسجد اس اعلیٰ پایا پرانی نہ رہی جسے ولید بن عبدالملک نے تعمیر کرایا تھا بلکہ یہ اس سے بہت کتر درجہ کی ہے۔ مگر جامع دمشق کی یہ جدید عمارت بھی معمولی نہیں ہے، آٹھویں صدی ہجری کا مشہور مسلمان سیاح ابن بطوطہ جب وہاں پہنچا تو وہ اس عمارت کو دیکھ کر متحیرہ گیا ہے وہ لکھتا ہے کہ یہ مسجد اپنی صنعت، مصنوبی، خوبصورتی اور دوسری خوبیوں میں دنیا کی تمام مسجدوں سے بڑھی ہوئی ہے، دنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے جامع دمشق کی یہ عمارت بڑی دلکش ہے، اس کے تین فرش ہیں اور شرق سے غرب تک مستطیل

پھیلے ہوئے ہیں، یہ واضح رہے کہ ملک شام مکہ مکرمہ سے شمال میں واقع ہے، اس لئے جامع دمشق کا قبضہ جنوب پڑتا ہے، اور لوگ جنوب ہی کی جانب منہ کر کے اس جامع میں نماز پڑھتے ہیں، اس کے بعد یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ پورب سے چھم تک مستطیل کیوں ہیں۔ مسجد کے تین دالان ہیں، ہر ایک کی اٹھارہ قدم وسعت ہے اور (۱۸) ستون پر قائم ہے، تمام ستون کے اوپر محراب بنے ہوئے ہیں جو بہت خوبصورت اور رنگین ہیں اور یہی ستون اور محراب اس گنبد کو تھامے ہوئے ہیں جو سیاہ بلیا ہوا ہے، اور محراب کے مقابل واقع ہے ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ اس کا نام

"قبة النسر" ہے اس لئے کہ پوری مسجد در سے چیل کی شکل کی معلوم ہوتی ہے اور مہار کا مکمل فن یہ ہے کہ شہر کے جس کنارے سے اسے دیکھتے معلوم ہی ہوگا کہ کوئی چیل ہے جو ہوا میں اڑ رہی ہے مسجد کے آگے وسیع صحن ہے، جس میں تین طرف سے دالان ہیں، پورب سے چھم سے اور مسجد

لے فتوح البلدان ص ۳۲۱ و سفرنامہ بلاد اسلامیہ ص ۲۷۶ لکھنؤ ۱۹۰۷ء الشام والقدس ص ۱۲۱ سے تمدن عرب ص ۱۶۵

کے آگے سے، ہر دالان میں دس قدم گنجائش اور کشادگی ہے، اور ہر دالان میں (۳۳) ستون اور چودہ پائے ہیں جو دیکھنے میں بہت عمدہ اور سجدہ معلوم ہوتے ہیں، خوبصورتی پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہے، مغرب سے عشاء تک عموماً یہاں ہر علم و فن کے علماء کا اجتماع ہوتا ہے، اس کی دیوار میں خوشگوار کتبوں سے پُر ہیں، کھڑکیوں میں رنگین شیشے لگے ہیں جامع دمشق کے وسیع صحن میں تین خوشنما قبة ہیں، ایک قبة چھم میں ہے اس کا نام حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نام مبارک کی طرف منسوب ہے، یہ قبة رخام کے آٹھ ستونوں پر قائم ہے، اور مختلف رنگ اور سونے کے پانی سے آراستہ ہے، اس کی چھت سیسہ پلائی ہوئی ہے، جامع دمشق کا مال یہیں جمع ہوتا ہے، اس جامع کی آمدنی پچیس ہزار دینار سرخ ہے۔ دوسرا قبة پوربی کنارے میں ہے یہ بھی آٹھ ستونوں پر قائم ہے اور گوغری سے چھوٹا ہے مگر بڑا دیدہ زیب ہے، یہ حضرت زین العابدینؑ کے نام نامی کی طرف منسوب ہے، تیسرا قبة وسط صحن میں ہے اور یہ بہشت پہل اور صلب سے زیادہ جاذب نظر اور حبت نگاہ ہے، اس کے نیچے چاندی کا قوارہ بنا ہوا ہے، جو بہت لطف دیتا ہے؛

جامع دمشق کے قبلہ میں چار محراب ہیں، صدر محراب میں شافعی امام کی جگہ ہے اس کے بائیں محراب الصعابہ ہے جس میں مالکی امام امامت کرتے ہیں اور صدر محراب کے دائیں محراب الحنفیہ ہے جو حنفی امام کی جگہ ہے اور اسی محراب الحنفیہ کے متصل مہلب الخاندق ہے، اور یہ صنیعی امام کی جگہ ہے صاحب خلاصہ تحفہ النظائر نے لکھا ہے کہ ۱۱۳۱ھ میں جب تیمور لنگ نے دمشق پر حملہ کیا تو اس نے شہر کی تباہی و بربادی کے ساتھ جامع دمشق کے بیشتر حصہ کو بھی برباد کر دیا، اس وقت پھر وہاں کے مسلمانوں نے اس کی مرمت کی ہوگی، اسی طرح مولانا عبدالرحمن امرتسری نے اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے کہ

”یہ مسجد دنیا کی نامور اور خوبصورت مسجدوں میں شمار ہوتی تھی، مگر چار پانچ سال ہونے کے آتش زدگی سے بالکل

دریان دیلی

نادر ابن لعلوط ذکر جامع دمشق ۱۱۳۱ھ فیضان ۱۷۶۱ھ خلاصہ تحفہ النظائر ۱۱۳۱ھ سفر نامہ بلاد اسلامیہ ۱۱۳۱ھ

انہوں نے اپنا سفر نامہ ۱۸۹۷ء میں لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ جامع دمشق کی خوبصورت عمارت دوسری بار ۱۸۹۷ء میں جل گئی تھی، انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اہل شام نے سچاس ساٹھ ہزار پونڈ چنڈہ فراہم کیا ہے اور بہت ٹمڈگی اور خوبی سے دوبارہ تعمیر ہو رہی ہے، ”ساتھ ہی رقمطراز ہیں کہ میرے زمانہ قیام میں نصف سے زیادہ کام ختم ہو گیا ہے۔“

تیسرا سفر نامہ اس سلسلہ میں میرے سامنے مولانا عاشق الہی میرٹھی کا ہے، جنہوں نے ۱۳۲۹ھ میں دمشق کی سیاحت کی ہے اور اسی زمانہ میں اپنا سفر نامہ مرتب کیا ہے، انہوں نے جامع دمشق کی عمارت کی جو ہیئت بیان کی ہے وہ موجودہ عمارت کی تفصیل سمجھی جائیگی، اسلئے اسے پیش نظر رکھئے ہو موجودہ عمارت کا نقشہ یہ ہے کہ جامع دمشق کا طول و عرض سابق ہی ہے، مسجد میں (۶۸) ستون اور بیس محرابی دروازے ہیں، جو نہایت پاکیزہ اور لطیف ہیں ان پر بہت ہی صاف پردے لٹک رہے ہیں، اور اعلیٰ پیمانے کے کواڑ بھی چڑے ہیں محراب الصحاہ کے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ یہ صحابہ کرام کے بیٹھنے کی جگہ مشہور ہے یہ (۴۲) بانشت طویل ہے اور (۲۲) بانشت عرض، یہ حصہ مقبوضہ علاقہ میں واقع ہے اور دوسرا مقصورہ جو سب سے بڑا ہے اور مقبوضہ ولید میں واقع ہے اس میں محراب و منبر ہیں، اسی میں کھڑے ہو کر خطیب جمعہ وغیرہا میں خطبہ دیا کرتا ہے، تیسرے مقصورہ کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ غزنی جانب میں اخصاً کیا گیا ہے اور یہ اس وقت درس و تدریس کا مرکز بنا ہے، ان مقصوروں کے علاوہ کچھ اور گاہیں ہیں جن کو زاویے کہتے ہیں، ان میں مدرسین بیٹھ کر درس دیتے ہیں، لڑکے مطالعہ کرتے ہیں، پوربئی کنارے جو امام کے ہائیں پڑتا ہے مستورات کے لئے مسجد کا زنانہ درجہ ہے، جسکے دروازے تمام دروازوں سے الگ ہیں، ان کے وضو کے لئے اسی حصہ میں ایک حوض بنا ہوا ہے جن میں وہ وضو کرتی ہیں، پردہ کا مقبول اور کافی انتظام ہے، اس زنانہ درجہ میں عورتیں امام مسجد کی اقتدار میں نماز پڑھ سکتی ہیں۔

مسجد کی چھت بہت عمدہ اور خوش کن ہے، چھت کا قیہ گول ہے، مگر اس میں عجیب کاریگری سے کام لیا گیا ہے، کھڑکیاں عجیب کمال کی کھولی گئی ہیں، جن سے ہر طرف کی ہوا آتی رہتی ہے، بعد ضرورتاً

لے سفر نامہ جدید اسلام، صفحہ ۲۶، ذیل کا انشام والقدس صفحہ ۴۹

کافی روشنی بھی ان سے آکر مسجد کو پھونکے رکھتی ہے، لگبھگ اور چھت کئی حصوں میں منقسم ہیں اور رنگین اور دلاور شیشوں سے مزین ہیں، دھوپ میں اسکی خوبصورتی دیکھکر آدمی متحیر رہ جاتا ہے، دیوار کے بعض حصوں پر ایک پرانی چچی کاری ہویدا ہو کر اپنے بانی کی یاد تازہ کر رہی ہے، ان کا حال یہ ہے کہ امتدادِ زمانہ کے باوجود یہی معلوم ہوتا ہے کہ معمار ابھی بنا کر گئے ہیں!

جامع دمشق میں تین مینار ہیں ان میں سے دو مکعب ہیں اور ایک ہشت پہل ہے جو اپنی صنعت اور ذیبا نش میں سب سے بڑھا ہوا ہے، اس کے اوپر ایک عمدہ کٹھن بنا ہوا ہے جسکو راکھ کی طرح کا سمجھ لیجئے اور اس ہشت پہل مینار کی بلند و بالا چوٹی پر گولانا بنا ہوا ہے اور اس پر اسلامی طلال بنا ہوا ہے!

جامع دمشق کی دیواروں کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ اس میں ایسے مسلے ملائے گئے ہیں کہ اس میں کڑی جالانہیں پورسکتی اور نہ ابابیل اس میں گھونسنا سکتی ہے۔
منبر کے سامنے ایک کتبہ بنا ہوا ہے جو بڑی عمدگی سے سجایا ہوا ہے اسقدر وسیع ہے کہ آٹھ دس آدمی آرام و عافیت نماز پڑھ سکتے ہیں!

مسجد کے اندر ایک چھوٹا سا خوبصورت کھواں بھی ہے جس سے مشین کے ذریعہ پانی نکالا جاتا ہے ہا ہرے قہ کے نیچے ایک حوض ہے جس میں بہترین فوارہ لگا ہوا ہے،

جامع دمشق کے چار دروازے ہیں، ایک دروازہ قبلہ کی طرف یعنی جنوب میں ہے، اسکا نام "باب الزیادۃ" ہے، دوسرا دروازہ شمال میں ہے، باب الزیادہ کے متعلق ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ اسکے اوپر ایک نیزہ ہے جس میں حضرت خالد بن الولیدؓ کا جھنڈا تھا، اور اس دروازہ سے نکلکر لوگ گھوڑوں کے بازار میں پہنچتے ہیں، خود اس دروازہ کے آگے ایک بڑا وسیع دہلیز ہے جس میں پرانی چیزیں پھینچے والوں کی دکانیں لگی رہتی ہیں، شمالی دروازہ کا نام "باب النطاقین" ہے اسکے آگے بھی دہلیز ہے اور یہاں حوض ہے اور اسی مقام پر غسلانے

لے زیارۃ الشام والقدس ص ۴۰۰ و ص ۴۰۱ لے متن عرب ص ۳۳۰ لے زیارۃ الشام والقدس ص ۴۰۰ لے ایضاً

لے زیارۃ الشام والقدس ص ۴۰۰

بھی ہیں، جن میں پانی ہمیشہ آتا رہتا ہے،

سب سے بڑا دروازہ شرقی ہے جسکا نام ”باب ہیرون“ ہے، اسکا آگے بھی ایک وسیع دلیز ہے اس سے نکل کر ایک دالان میں پہنچتے ہیں جس میں پانچ دروازہ ہیں، اور اس میں چھ لمبے عمدہ ستون لگے ہیں، اس کے بائیں ایک بڑا شہر ہے جس میں بقول بعض حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک مدفون ہے، اور اسی کے مقابل ایک چھوٹی مسجد ہے جو حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کی طرف منسوب ہے،

چوتھا دروازہ غربی حصہ میں ہے جسکا نام ”باب البرید“ ہے، اس سے نکل کر ایک شرفی مدرستہ تھا جامع دمشق کے ان چاروں دروازوں پر ایک ایک وضو خانہ ہے اور ان میں سے ہر ایک وضو خانہ میں فریبا سو سو کمرے ہیں، جن میں ہر وقت پانی موجود رہتا ہے، غزنی دروازہ سے باہر نازیلوں کے لئے متعدد پیشاب خانے اور بیت الخلاء ہیں، جن میں ہر وقت پانی چلتا رہتا ہے،

بقول ابن بطوطہ اس جامع اموی میں وہ قرآن پاک بھی ہے جسے حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے زمانہ میں لکھوا کر شام بھیجا تھا، یہ قرآن پاک ایک محفوظ جگہ میں ہے ہر حجہ کو اس قرآن پاک کی زیارت ہوتی ہے، جس میں بڑی بیٹھ بھرتی ہے سب لوگ اسے بوسہ دیتے ہیں، اور اسی مقام پر فرشتوں کو حلف دی جاتی ہے اور اگر کوئی کسی پر کسی طرح کا دعویٰ کرتا ہے تو اس سے بھی اسی جگہ قسم لینی جاتی ہے اس مسجد کے شرق میں ایک صومعہ تھا جس میں غسل خانہ تھا اس میں وہ لوگ غسل کرتے تھے، جو متعلق ہوتے تھے، اسی وجہ سے اس کا دروازہ مسجد میں کھلتا تھا، یہاں وضو خانہ بھی ہے، جامع اموی میں مؤذنوں کی تعداد تترہ ہے۔ امام بھی کسی ہیں، اس کے امام بڑے جید عالم اور اپنے وقت کے بڑے باخدا اور فدا ازس بزرگ ہوتے ہیں، ابن بطوطہ نے اپنے زمانہ قیام کے ائمہ کے نام بھی لکھے ہیں اور ہر ایک کے علم اور زہد و تقویٰ کی تعریف بھی کی ہے، ان کی تعداد تیرہ (۱۷) لکھی ہے،

۱۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ رحلتہ ابن بطوطہ صلاۃ زیارۃ الشام والقدس صلاۃ کہ رحلتہ ابن بطوطہ صلاۃ ج ۱

۲۔ ایضاً کہ ایضاً صلاۃ کہ رحلتہ ابن بطوطہ صلاۃ ج ۱

وسط مسجد میں حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک ہے، ایک تابوت ہے جو دو ستونوں کے درمیان پھیلا ہے، قبر مبارک پر سیاہ ریشمی کپڑا پڑا ہے اور اس پر سفید حروف میں یہ آیت لکھی چھوٹی ہے۔ (یا سائر کبریا یا ایا ما لیسواک بغلامن اسمئہ یحییٰ)

اس مسجد کی فضیلت میں ابن بطوطہ نے کچھ اقوال و آثار بھی نقل کئے ہیں، اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ قبلہ والی دیوار حضرت ہود علیہ السلام کی رکھی ہوئی ہے (جو قابلِ تہنیت ہے) اور ان کی قبر بھی اسی مسجد میں کہیں ہے مگر پھر انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہود علیہ السلام کے نام کی قبر میں نے مین کے علاقہ میں بھی دیکھی تھی۔

ابن بطوطہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جامع اموی کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ ہر وقت دن رات اس میں نمازیوں کی ایک جماعت نمازیں مشغول ہوتی ہے، کسی وقت نمازیوں سے خالی نہیں رہتی الا ما اشار اللہ۔ اسی طرح ہر وقت یہاں کلام اللہ کی تلاوت ہوتی رہتی ہے، صبح کی نماز بعد لوگ جمع ہو کر باضابطہ سات ختم قرآن پاک پڑھتے ہیں، پھر عصر بعد جمع ہو کر سورہ کوثر سے ختم قرآن پڑھتے ہیں اسے وہاں کی اصطلاح میں ”کوثریہ“ کہتے ہیں، اس نیک کام کے لئے تقریباً چھ سو حفاظ قرآن و وظیفہ پاتے ہیں ایک حاضری نویس ان کی حاضری لکھتا ہے اور غائب رہنے پر ان کا وظیفہ اسی اعتبار سے وضع کیا جاتا ہے، ان کے علاوہ ایک بھاری جماعت مجاورین کی ہے جس کا کام رات دن نماز، تلاوت اور ذکر اللہ ہے، ان کو یہاں کے متکفین میں شمار کیجئے، یہ لوگ مسجد سے باہر کہیں نہیں جاتے، متکفین کے لئے جو غسل خانہ اور وضو خانہ ہے اسی سے کام چلاتے ہیں، کھانے پینے اور پہننے اور ہننے کے نظم سے یہ پاک ہیں ان کی یہ تمام ضروریات زندگی بغیر کبے سے اہل شہر پوری کرتے ہیں۔

باب حیرون کے باہر دائیں جانب ایک کمرہ ہے جس میں گھڑی کا عجیب و غریب سامان ہے اس سے وقت کا اندازہ ملتا ہے، کہتے ہیں کہ اس کا اندرونی حصہ ہرزنگ سے اور بیرونی زرد رنگ سے رنگا ہوا ہے

سورۃ ابن بطوطہ ص ۶۲، ایضاً۔ س ۶۲، ابن بطوطہ ص ۶۲

ہر گھنٹہ کے وقت اس کے رنگ میں ایک خاص طریقہ سے تبدیلی ہوتی ہے،

صاحب صناعت العرب نے لکھا ہے کہ لٹہ دیوار میں طاق کی شکل کا ایک دریچہ تھا جس میں ۱۲ چھوٹے چھوٹے پتیل کے ٹانچے تھے ان ٹانچوں میں بارہ بارہ چھوٹے دروازے تھے، پہلے اور اخیر طاقہ کے نیچے دو بازین تھے، جو پتیل کی تھالیوں پر کھڑے تھے، جب ایک گھنٹہ گزر جاتا تو دونوں باز اپنی گردنیں بڑھاتے اور چونچ سے ان تھالیوں میں اس انداز سے پتیل کی گولیاں گراتے، کہ جاو معلوم ہوتا تھا، گولیوں کے گرنے سے گونج پیدا ہوتی اور طاقہ کا دروازہ جو اسی گھنٹہ کیلئے بنا تھا خود بخود بند ہوتا اسی طرح جب ایک دو ختم ہو جاتا، تو تمام دروازے بند ہو جاتے یہ (کتاب مذکور ص ۱۷۲)

ابن بطوطے نے اس مسجد میں درس و تدریس کے متعلق لکھا ہے کہ اس کے متعدد طبقے ہیں حدیث کی تعلیم انچی کرسیوں پر رکھ کر پڑھی جاتی ہیں، صبح و شام قرأت کی مشق ہوتی ہے، کچھ اساتذہ ہیں جو بچوں کو قرآن پڑھاتے ہیں، کچھ اساتذہ کتابت سکھاتے ہیں مگر قرآن پاک کی آیتیں تحقیقوں پر لکھ کر مشق نہیں کرائی جاتی، اسے بے ادبی شمار کرتے ہیں، اشعار وغیرہ لکھ کر بچوں کے حروف درست کرانے میں، ابن بطوطے نے اپنے زمانہ قیام میں جامع دمشق کے ائمہ نماز میں ان بزرگوں کا نام لیا ہے۔

(۱) قاضی القضاة جلال الدین محمد بن عبد الرحمن القزوينی (۲) فقیہ ابو عمر بن ابی الولید بن الحجاج التیمی القرطبی، (۳) فقیہ عماد الدین احنفی المعروف بابن الرومی (۴) شیخ عبداللہ الکفیف اور جامع دمشق کے مدرسین کی جماعت میں سے ان علماء کرام کا نام لیا ہے۔

(۱۱) برہان الدین بن الفرج الشافعی (۱۲) نور الدین ابوالیسر بن الصانع (۱۳) شہاب الدین بن اچیل۔ (۱۴) بدر الدین علی السخاوی المالکی، انہیں بیض وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن پر مصر اور دمشق کی جمعی پیش کی گئی، مگر انھوں نے انکار کر دیا، رحمہم اللہ تعالیٰ،

۱۔ رحلتہ ابن بطوطہ ص ۱۷۲، ایضاً ص ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷